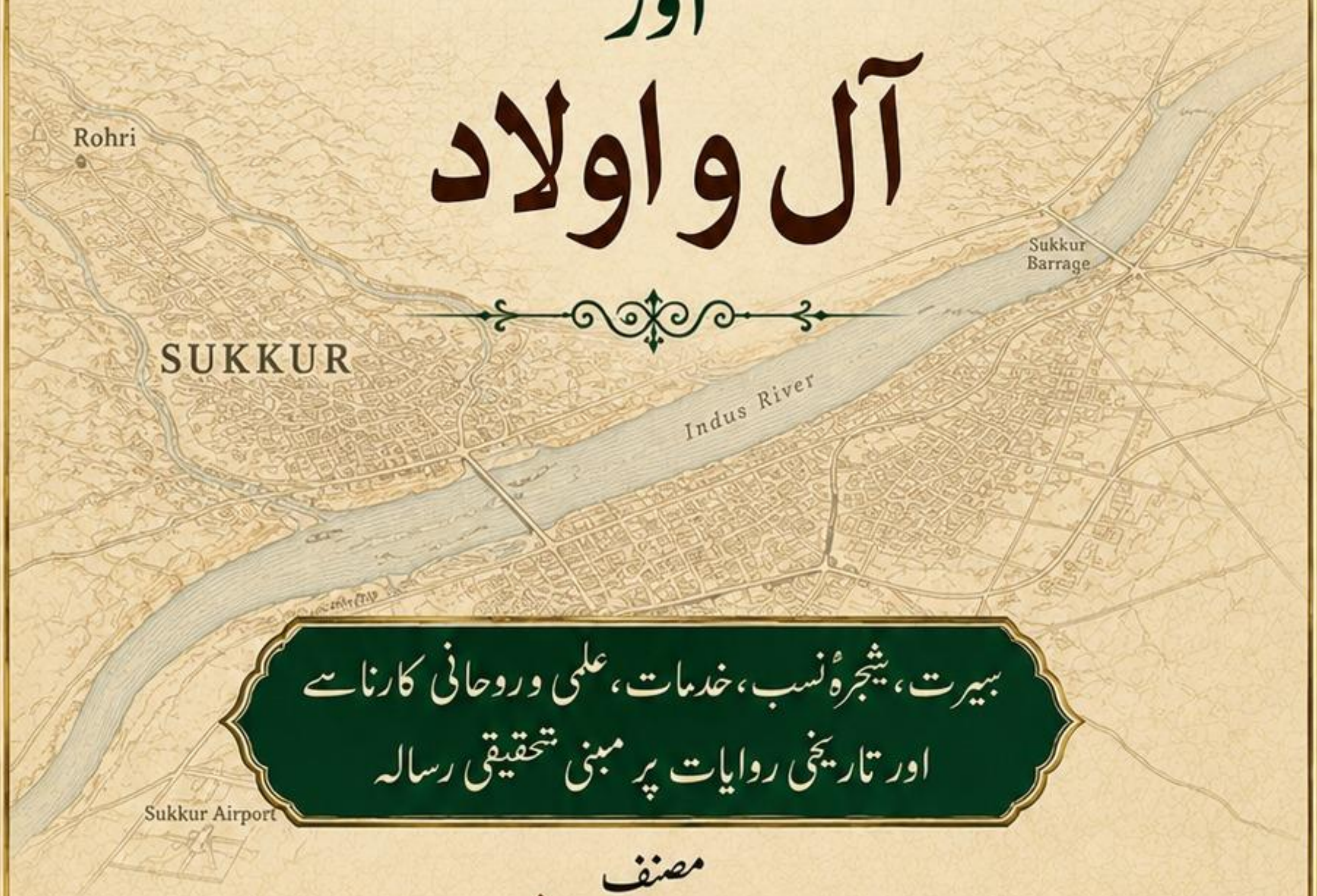
حضرت
سید مکی شاہ رحمت اللہ علیہ
اور
آل واولاد



سیرت، شجرۂ نسب، خدمات، علمی و روحانی کارنامے
اور تاریخی روایات پر مبنی تحقیقی رسالہ

مصنف
احمد رضا مغل

حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللّٰہ علیہ
اور آل وأولاد

مصنف

احمد رضا مغل

انتساب

یہ کاوش سرورِ کائنات، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ عقیدت

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسن مجتبیٰ اور حضرت امام حسین سید الشہداء رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ نسبتوں کے صدقے،

اور

ساداتِ کرام کے جلیل القدر سلسلے کے عظیم بزرگ، قطبِ زمان حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ان کے اسلافِ طاہرین، اولادِ صالحین اور تمام بھکری سادات و مشائخِ عظام کی علمی، روحانی اور دینی خدمات کے اعتراف میں

عقیدت، محبت اور ایصالِ ثواب کے جذبات کے ساتھ ان کے نام منسوب کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان نفوسِ قدسیہ کے فیوض و برکات سے ہمیں بھی مستفید فرمائے، ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس معمولی خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین یا رب العالمین۔

فہرست

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، محمدٍ وآلہ واصحابہ اجمعین

برصغیر خصوصاً سرزمینِ سندھ کی تاریخ صرف سیاسی واقعات تک محدود نہیں بلکہ یہ اولیائے کرام، ساداتِ عظام، علماء اور صلحاء کی دینی، علمی اور روحانی خدمات سے بھی عبارت ہے۔ ان نفوسِ قدسیہ نے اسلام کی اشاعت، اخلاقِ نبوی ﷺ کے فروغ، تعلیم وتربیت اور معاشرتی اصلاح کے ذریعے اس خطے کی تہذیب وتمدن پر گہرے اور دیرپا اثرات مرتب کیے۔ انہی مقدس شخصیات میں حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃاللہ علیہ کا اسمِ گرامی نہایت نمایاں ہے، جنہیں ساداتِ بھکر کا جدِ امجد اور سندھ میں رضوی سادات کی ایک عظیم علمی و روحانی روایت کا بانی سمجھا جاتا ہے۔

حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃاللہ علیہ کی ذات کے گرد صدیوں سے مختلف تاریخی روایات، نسبی شجرے اور مقامی روایات محفوظ چلی آ رہی ہیں۔ ان کے والد حضرت سید محمد شجاع الملک رحمۃاللہ علیہ، ان کی ہجرت، بھکر میں قیام، علمی خدمات، تبلیغِ اسلام اور ان کی اولاد کے ذریعے سندھ، اُچ، ملتان، جھونسی اور دیگر علاقوں میں دینی و روحانی مراکز کا قیام تاریخِ سندھ کا ایک اہم باب ہے۔ بعد ازاں حضرت خطیب صدرالدین، حضرت بدرالدین، حضرت سید علی، حضرت شاہ تقی، حضرت احمد بخاری بکری اور دیگر اکابرِ خاندان نے اس علمی و روحانی ورثے کو مزید استحکام بخشا۔

زیرِ نظر تحریر میں حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃاللہ علیہ، ان کے آباء واجداد، اولاد اور خاندان کے ممتاز افراد کے حالاتِ زندگی، علمی و روحانی خدمات، نسبی تسلسل اور متعلقہ تاریخی روایات کو مختلف معتبر مآخذ، بالخصوص **منبع الانساب، تحفۃ الکرام، حدیقۃ الاولیاء** اور دیگر کتب کی روشنی میں یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں مختلف مآخذ میں اختلافِ روایت موجود ہے، وہاں حتی الامکان ان اختلافات کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے تاکہ تحقیق کا پہلو برقرار رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول عطا فرمائے، اسے حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اسلافِ کرام کے لیے ایصالِ ثواب کا ذریعہ بنائے، اور قارئین کے لیے علم، تحقیق اور محبتِ اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام میں اضافے کا سبب بنائے۔

وما توفيقي إلا بالله، عليه توكلت وإليه أنيب۔

بتاریخ: 25

جولائی 2026 بمطابق 11 صفر المظفر 1448 رات 11 بجے عروس البلاد کراچی

احمد رضا مغل

اورآل واولاد

حضرت سید شجاع الملک رحمۃ اللہ علیہ (والد مکی شاہ)

سید محامد کی **کنیت** ابو محمد تھی اور **لقب** سید اکرم۔آپ کی **ولادت 500ھ** میں ہوئی۔ عمر مبارک ساٹھ (60) سال تھی جب آپ کا انتقال ہوا۔ قبر اطہر مکہ معظّمہ میں ہے۔آپ طائف کی لشکرگاہ کے حاکم تھے۔آپ کے ایک۔ **آپ کی عرفیت** سید محمد شجاع الملک تھی۔ شیخ المرشدین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے **مرید** ہوئے اور فیض حاصل کرکے ان کی فرزندی کا تعلق حاصل کیا (دامادی کا شرف پایا)۔انہی شیخ کی دختر محترمہ کے بطن سے حضرت سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ مکہ (شریف) میں تولد ہوئے۔ حضرت سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے "فرشتہ" یعنی بکھر میں آکر سکونت اختیار کی اور یہی فوت ہوئے۔ساداتِ بکھر کی سرداری انہی سے منسوب تھی۔ وہ پہلے سید تھے جو اس سرزمین پر آئے تھے۔ان کی اولاد میں کتنے ہی بزرگ پیدا ہوئے ہیں۔(منبع الانساب ص 312/ سکھر تاریخ وتمدن، باب سوئم، ص 136)

حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اسمِ گرامی سید جعفر ثانی اور **نام** میر سید محمد مکی۔اور **سلسلہ نسب** کچھ یوں ہے قطب الاقطاب سلطان العارفین سید محمد مکی بن سید محمد شجاع بن سید ابراہیم بن سید قاسم بن سید زید بن جعفر اصغر بن حمزہ بن امیر ہارون بن عقیل بن اسماعیل بن امام جعفر ثانی بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین ں بن امام حسین بن علی المرتضی **,آپ کی ولادت بیت اللہ خانہ کعبہ کے صحن میں ہوئی۔**آپ کی والدہ زیارت بیت اللہ کے لئے گئی ہوئی تھیں۔ وہیں دردِ زہ شروع ہوگیا کہ گھر تک پہنچنے کی طاقت نہ رہی۔ بالآخر آپ بیت اللہ شریف (مسجد الحرام) ہی میں تولد ہوگئے (اس وجہ سے آپ کو مکی کہتے ہیں)۔ حضرت کی **ولادت** 540ھ میں ہوئی۔ **عمر شریف ایک سو چار (104) سال تھی۔**

تیس سال (30) کی عمر میں بزورِ شمشیر یمن کی حکومت حاصل کی اور سارے ظالم عباسیوں کو قتل کر دیا۔ تقریباً دس (10) سال یمن پر حکمران رہے۔ چنانچہ آپ کے دو صاحبزادے میر سید شمس اور میر سید ماہ یمن میں ہی پیدا ہوئے۔ آخر کار آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے آپ کو دو روٹی اور ایک کٹورا پانی عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں تمھیں ہندوستان پر لشکر کشی کی ذمہ داری سونپتا ہوں۔ میر سید محمد مکی نے صبح اٹھ کر فوراً یمن میں اپنا ایک نائب متعین کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ اور بارگاہِ رسول میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ پھر بارگاہِ رسالت سے حکم ہوا کہ جلد جاؤ، ہندوستان کی زمین شدت سے تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ اس کے بعد آپ مکہ معظّمہ حاضر ہوئے اور یہاں دو مہینہ قیام فرمایا۔ پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کہ جلد جاؤ سرزمینِ ہندوستان تمہارا شدت سے انتظار کر رہی ہے۔ اس کے بعد آپ تقریباً تیس ہزار (30000) سواروں کے ساتھ کافروں سے جنگ کرتے ہوئے ہندوستان کی سمت روانہ ہوئے۔ میر سید محمد مکی اس علاقے کے کافروں سے جنگ کرتے ہوئے اس صحرا تک جا پہنچے جہاں اب شہر بھکر (سکھر) آباد ہے۔ یہ صحرا ایک کافر راجہ کی شکار گاہ تھا جسے حضرت نے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے اس صحرا میں پہنچ کر ایک گائے ذبح کی اور ایک شہر آباد کرنے کی بنیاد ڈالی، جس کا نام بقر تجویز فرمایا۔ سندھ میں قاف کو کاف کی طرح ادا کرتے ہیں اس لئے سندھی اس بقر کہنے لگے جو بعد میں بھکر کے نام سے مشہور ہو گیا۔

رباعی از سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ

یاد ست مرا ایں سخن از صاحب دردی

مردی نشوی تانہ کنی خدمت مردی

ہرگز نہ کنی خدمت انکس کی نکرد است

در عھد جوانی ادب صاحب دردی

(حدیقۃ اولیاء ص 45-40/ منبع الانساب، ص 315/ الوحید آزاد نمبر 61)

حضرت سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے متعلق کئی آراء ہیں جیسے منبع الانساب میں 644ھ ،اور سندھ جا اسلامی درسگاہ میں 555ھ لکھی ہے (منبع الانساب ص 316/ سندھ جا اسلامی درسگاہ، سندھی، ص 131)

حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک شالیمار پر زیارت عوام و خواص ہے

حضرت خطیب صدر الدین بادشاہ بن محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ

سید صدر الدین کا **نام** سید امام الدین، **کنیت** ابو علاؤ الدین اور صدر الدین آپ کا **لقب** تھا۔ رجب **600ھ میں پیدا ہوئے** اور ساٹھ (60) سال نو (9) ماہ کی عمر میں **21 محرم 661ھ یا 669ھ میں وفات پائی**۔ شجرہ رضویہ نصر پور میں لکھا ہوا ہے کہ سید صدر الدین محمد خطیب اپنے والد حضرت سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ 642ھ میں بکھر ہجرت کی۔ حضرت سید صدر الدین خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید علی لکعوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی سے **شادی** کی اور اسی رشتے کی وجہ سے سیوہن کے قلعے کے قریب رسول پور نامی قریہ قائم کیا۔ حضرت سید صدر الدین خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کی آخری عمر میں والد کے حکم سے بکھر کے نزدیک علی واہن میں مدرسہ قائم کیا۔ لیکن والد کی وفات کے بعد اپنے والد کے قائم کردہ بکھر والے مدرسہ کو ترقی دلائی۔ (منبع الانساب ص 317/ سکھر تاریخ و تمدن، باب ہفتم، ص 263 سندھ جا اسلامی درسگاہ ص 131)

حضرت سید صدر الدین شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک سکھر سے روھڑی کی طرف جاتے ہوئے لینس ڈاؤن پل سے پہلے زیارت عوام خواص ہے

بکھر:

اس کا قدیمی نام "فرشتہ" ہے۔ ہندو راجاؤں کے زمانے میں یہ شہر وجود میں نہیں آیا تھا۔ اروڑ کے ویران ہو جانے پر وہاں کے باشندے ادھر (بکھر میں) اور دوسرے مقامات کی طرف منتقل ہو گئے (اور اس طرح) بالآخر بکھر کا قصبہ اروڑ بن گیا۔

وجہ تسمیہ:

کہتے ہیں کہ جب سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ، بکھرہ (پہنچنے) کے وقت یہاں داخل ہوئے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ "جعل الله بكرتي في البقعة المباركة" (اللہ تعالیٰ نے میری صبح، مبارک مقام پر کرائی ہے) (چنانچہ) اس کے بعد لوگوں کی زبان پر اس مقام کا نام "**بکرہ**" جاری ہو گیا جو آہستہ آہستہ بدل کر "**بکھر**" ہو گیا۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ مذکورہ سید سے نوکروں نے دریافت کیا کہ "منزل کہاں کی جائے گی" فرمایا کہ جہاں پو پھٹنے کے وقت بقر (بیل) آواز نکالے گا **بقر** سے "**بکھر**" بن گیا۔ بہر حال یہ ایک قدیمی شہر ہے اور سکھر اور روہڑی اس کے بعد کے ہیں۔ یہ مبارک سرزمین اہل یقین اور عارفین کا ماویٰ و ملجا ہے۔ سارے سندھ میں ٹھٹھہ اور بکھر جیسی صفائی اور نزاکت سے مزین مردم خیز زمین اور کوئی نہیں ہے۔ قدیم زمانہ میں بیر لو چار باغ، جسے سلطان محمود خان نے ہمایوں بادشاہ کے منزل انداز ہونے کے کچھ عرصے کے بعد بیرم خان کی آمد کی خبر سن کر ویران کرا دیا تھا، عجائبات روزگار میں سے تھا۔ (کہتے ہیں کہ) جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے (کسی موقع پر) ایک بڑی رقم حرمین شریفین کو بطور نذرانہ روانہ کی تھی جو اتفاق سے واپس آ گئی تھی چنانچہ میر معصوم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق (اس رقم سے) یہاں خوبصورت عمارتیں اور مشہور یادگار مینار تعمیر کرایا۔ یہاں کے قلعے کو شاہ بیگ (ارغون) نے اروڑ کی اینٹوں سے تعمیر کرایا تھا اور قلعے کے اندر رہنے والے سادات کو روہڑی میں منتقل کر دیا تھا۔ بعد میں نادر شاہ بادشاہ نے اس قلعے کو مسمار کرا دیا۔ یہ (بکھر) تفریح گاہوں اور دلکش باغات سے مزین ہے۔ مقدس یادگار یعنی موئے مبارک کی وجہ سے، جو روایات صحیح کے مطابق ان ڈھائی (عدد) بالوں میں سے ایک ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرق مبارک سے مومنین کی زیارت کے لئے یادگار رہ گئے ہیں،

(اس سرزمین کو) خاص اعزاز حاصل ہے یہاں کے بیشتر لوگ ٹھٹھے کے لوگوں کی طرح سیر و صفائی پسند، نازک مزاج اور قابلیت کے متلاشی مشہور ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں، جو پھلوں کے پکنے کا موسم ہے، سارے چھوٹے بڑے، سردار، ملازم، عورتیں اور مرد باغات میں خلوت و جلوت (کی دلچسپیوں) میں گزارتے ہیں۔ غرض، یہ مقام قابلِ دید اور اس کے سرسبز باغات پھول سونگھنے کے لائق ہیں۔ یہاں بہت سے اولیاء کے مزارات ہیں (تحفۃ الکرام، ص 345۔383/ سکھر تاریخ و تمدن ص 135/ سندھ جا اسلامی درسگاہ، سندھی، ص 129)

مزید یہ کہ کتاب "**سندھو سلطنت**" کے مصنف شہزاد احمد حمید لکھتے ہیں کہ: "قدیم دور کا "اروڑ" یا "بکر" یا "سکر" اور دور حاضر کا سکھر، سندھ یا وادی مہران کا تیسرا بڑا شہر میرے مغربی کنارے آباد ہے۔ سندھی زبان کے لفظ سکھر کا مطلب ہے "اعلیٰ"۔ اس شہر کا معروف بھی ہے، قدیم بکھر شہر روہڑی سے چھ (6) کلومیٹر کے فاصلے پر تھا جہاں آج بھی اس کے کھنڈر دیکھے جا سکتے ہیں۔ راجہ داہر کے دور میں یہاں شیو کا مندر تعمیر ہوا جو محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے سندھ پر حملے کے وقت تک موجود تھا۔ سکھر کے بارے "مہران آف سندھ" کا مصنف "میجر ایچ جی ویلز" لکھتا ہے؛

"سکھر نام کی جگہ ہندوستان کی قدیم تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔"

سکھر کا پہلا تذکرہ "پیر سید معصوم شاہ المعروف بخاری شاہ" کی تصنیف "**تاریخ سندھ**" میں ملتا ہے۔ اسی طرح روہڑی کا نام بھی قدیم تاریخ میں نہیں ملتا ہے۔ یہاں بہت گرمی پڑتی ہے اور سندھی میں گرمی کو "**سکر**" کہتے ہیں اسی نسبت سے یہ جگہ سکھر کہلائی۔ ایک اور روایت ہے کہ سکھر اور روہڑی کے درمیان سندھو کے بیچ ایک جزیرہ جس پر راجہ داھر کا قلعہ '**بکھر**' تھا اس کا بگڑا نام **سکھر**۔ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ ہندوستان میں تعمیر ہونے والی مساجد میں شاید سب سے قدیم اور پہلی مسجد محمد بن قاسم نے سکھر میں ہی تعمیر کی تھی۔" (سندھو سلطنت ص 40)

حضرت سید بدرالدین بن صدرالدین خطیب رحمۃ اللہ علیہ

سید بدر الدین **عرف** سید بدر بن سید صدر الدین خطیب۔ ولادت جمعرات کے دن **25 شعبان المعظم 630ھ** **عمر** مبارک پچاس (59) سال تھی آپ ذاتی بزرگی اور اعلیٰ صفات سے موصوف تھے اور یقین، معرفت اور دینی حقائق میں اپنے عہد کے بزرگوں میں ممتاز رہے ہیں۔ ان کی اولاد، خاندان کی سرداری اور نسب کی بزرگی کے لحاظ سے روہڑی میں مشہور ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے سید بدرالدین قدس سرہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اپنی صاحبزادی حضرت میر سید جلال الدین سرخ قدس سرہ کے عقد میں دے دی۔ حضرت میر کو سید جلال بخاری رحمۃاللہ علیہ کہتے ہیں، صحیح النسب سادات اور حضرت سید بدرالدین رحمۃاللہ علیہ کے یک جدی ہیں، کیونکہ حضرت سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت سید علی اصغر (امام زین العابدین) رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔آپ کو حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ سے سلسلہ سہروردیہ میں بیعت وخلافت حاصل تھی۔ لیکن اس عقد سے سید بدرالدین کے بھائی میر سید صدرالدین، میر شمس اور میر ماہ ان سے سخت ناراض ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان بھائیوں نے سید بدرالدین کو بھکر سے شہر بدر کر دیا کہ کیوں تم نے ایک فقیر کو بیٹی دے دی۔ جاؤ تم بھی فقیر بن کر اس کے ساتھ گھومتے پھرو۔ آخر کار میر سید بدرالدین نے قصبہ اوچہ میں اقامت اختیار فرمائی۔آپ کا وصال 680ھ میں ہوا حضرت میر سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادیں بہت کثیر ہیں جو بھکری سادات کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت میر سید محمد مکی بھکری کے صاحبزادگان کے مزارات بھکر (سکھر) میں ہیں۔

حضرت بدرالدین رحمۃاللہ علیہ کے چار صاحبزادگان ہیں

(1) حضرت سید دولت احمد رحمۃاللہ علیہ

(2) حضرت سید محی الدین رحمۃاللہ علیہ

(3) حضرت سید رکن الدین رحمۃاللہ علیہ

(4) حضرت سید علی مرتضیٰ عرف علی شعبان (منبع الانساب ص 316/ سکھر تاریخ وتمدن ص 138)

حضرت سید علی بن محمد بدرالدین بن محمد بن صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ (شعبان ملت)

سید علی بن محمد بدر الدین بن محمد صدر الدین بن محمد بن شجاع بن ابراہیم حسینی بکری، سنہ 660ھ میں پیدا ہوئے اور وہیں مذہبی تعلیم حاصل کی۔ 30 سال کی عمر میں ملتان کے سید شمس الدین حسینی عربی اور شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔ مزید تحصیل کے لیے شیخ منہاج الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں 12 سال رہ کر کمال حاصل کیا۔ یہ اسلام کی تبلیغ کے لیے الہٰ آباد، شیخ پورہ، جھانسی اور دیگر کئی مقامات پر گئے۔ آپ کے دو صاحبزادے ہیں **(1)** حضرت سید شاہ تقی الدین قدس سرہ اور **(2)** حضرت سید علی عمر شہید رحمۃ اللہ علیہ اور دو صاحبزادیاں **(1)** صالحہ **(2)** حنفیہ حضرت علی مرتضی رحمۃ اللہ علیہ نے 13 یا 3 ذوالحجہ بروز جمعرات 760 ھ میں جھونسی الہ آباد میں جام شہادت نوش فرمائی اور وہیں دفن ہوئے۔ (سندھ جا اسلامی درسگاہ، سندھی، ص 134/ منبع الانساب ص 326/ حدیقۃ اولیاء ص 65)

حضرت سید تقی بن علی بن بدرالدین بن صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ تقی کی **کنیت** علی اکبر ہے، **اسمِ گرامی** صدر الحق اور **لقب** شاہ تقی ہے۔ حضرت کی ولادت جمعرات کے دن 720ھ میں جھونسی میں ہوئی۔ عمر مبارک پینسٹھ (65) سال تھی۔ حضرت کا **وصال 7 ذوالحجہ 785ھ** میں ہوا

هست تاريخِ وفاتش مخزنِ اسرارِ شَخ

نامِ السيد تقی ہفت صد ہشتا و پنج

"**قطبِ گنج العرش**" آپ کی مشہور تاریخِ وفات ہے۔ حضرت سید تقی الدین قدس سرہ نے سب سے پہلے سلسلہ سہروردیہ کے مطابق مکمل روحانی تربیت اپنے والدِ ماجد حضرت سید شعبان ملت قدس سرہ سے حاصل کی۔ حضرت شاہ تقی نے سیاحت بھی خوب فرمائی۔ چنانچہ سیر کرتے ہوئے ولایتِ توران کی جانب شہرِ بخارا پہنچے۔

وہاں حضرت سید محمد بخاری بن میر عبدالحق کبیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ بارہ سال تک حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ کی صحبتِ بابرکت میں حاضر رہے۔آخر کار میر سید محمد بخاری نے اپنی صاحبزادی کا نکاح مخدوم سید تقی کے ہمراہ فرمادیا۔ حضرت سید محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا پیشہ قالین بافی تھا لیکن نجیب الطرفین سید ہیں۔ گیارہ واسطوں سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔ حضرت میر سید محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں۔آپ کے صاحبزادے خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ ہیں اور صاحبزادی رخ ماہ بیگم تھیں جو حضرت مخدوم شاہ تقی الدین قدس سرہ کی اہلیہ تھیں۔ بہت ساری روحانی نعمتیں ان سے ملی ہیں۔ (منبع الانساب ص 326)

سید احمد بخاری بکری رحمۃ اللہ علیہ

سید احمد بن جلال الدین حسین کبیر بن علی بخاری رحمۃ اللہ علیہ، بکھر میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ محترمہ بی بی فاطمہ بنت سید بدر الدین بن سید صدر الدین بکری سندھی ہیں۔ تمام علوم اپنے والد گرامی سے حاصل کیے۔ اپنی صلاحیت اور فضیلت کی وجہ سے انہوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔ سینکڑوں مریدوں اور شاگردوں نے ان کے قائم کردہ مدرسے سے فیض حاصل کیا۔ بعد میں وہ بکھر سے نقل مکانی کرکے اُچ شریف جا کر مقیم ہو گئے اور وہاں بھی انہوں نے درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ (سندھ جا اسلامی درسگاہ، سندھی، ص 133)

حضرت سید علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

سید علاؤالدین بن سید شہاب الدین بن سید موسیٰ بن سید علاؤالدین بن سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے کامل بزرگ تھے۔ سید فیض اللہ بن سلطان ناصر الدین محمود بن سید جلال جہانیاں رحمھم اللہ، ان کے حقیقی نواسے تھے۔ سید محمود بن سید فخر الدین بن سید علاؤالدین بن سید ابراھیم ثانی بن سید قاسم رحمھم اللہ، جو سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا تھے، وہ قاسم بن سید ابوالمکارم زید بن سید حمزہ بن سید جعفر بن سید حمزہ بن سید

ہارون بن سید عقیل بن ابی عقیل بن اسماعیل بن جعفر ثانی بن علی زکی بن محمد تقی رحمہم اللّٰہ کے فرزند ہیں۔ سید نظام الدین بن سید فضل اللہ بن سید قطب الدین بن سید ابراھیم بن سید راجو بن سید اسماعیل بن سید فیض اللہ رحمھم اللّٰہ، جو مخدوم جلال جہانیاں کے پوتے تھے، وہ (سید نظام الدین) سید محمود رحمۃ اللہ علیہ مذکور کے حقیقی نواسے ہیں۔ قلم ان کی تعریف رقم کرنے سے قاصر ہے۔ سید مبارک خان بن سید بایزید بن سید محمود بن سید فخر الدین بن سید علاؤالدین بن سید ابراھیم ثانی بن سید قاسم، سید محمد مکی رحمھم اللّٰہ کے چچا اپنے وقت کے نامور اور مراد مند بزرگ ہو گزرے ہیں۔ سید حاجی حمید نظام الدین ابن سید راجو، مذکورہ سید نظام الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نانا ہیں۔ (تحفۃ الکرام ص 385)

خاتمه

الحمد لله! اس مختصر رسالے میں حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک حیات، نسبِ عالی، ہجرت، علمی و روحانی خدمات، آل و اولاد اور ان سے وابستہ ممتاز شخصیات کا ایک اجمالی مگر مستند تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تحقیق کا مقصد صرف تاریخی معلومات جمع کرنا نہیں، بلکہ اس عظیم خانوادۂ سادات کی دینی، علمی اور روحانی خدمات کو نئی نسل کے سامنے اجاگر کرنا بھی ہے، تاکہ اہلِ علم اور عام مسلمان ان مقدس نفوس کی حیاتِ طیبہ سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وجودِ مسعود سندھ کی تاریخ میں علم، تقویٰ، دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ آپ کے فیوض و برکات سے نہ صرف بکھر بلکہ سندھ کے مختلف علاقوں میں دینِ اسلام کی اشاعت، مدارس و خانقاہوں کا قیام اور روحانی تربیت کا سلسلہ فروغ پاتا رہا۔ آپ کی اولادِ طاہرہ نے بھی اس علمی و روحانی ورثے کو آگے بڑھایا اور ہر دور میں دینِ اسلام کی خدمت انجام دی۔

زیرِ نظر رسالہ مختلف معتبر تاریخی مآخذ کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ جہاں روایات میں اختلاف پایا گیا وہاں حتیٰ الامکان اس کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے تاکہ تحقیق کا معیار برقرار رہے۔ اس کے باوجود اگر کہیں کوئی علمی یا تاریخی لغزش رہ گئی ہو تو وہ راقم کی کوتاہی ہے، جس کی اصلاح اہلِ علم سے بجا طور پر مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس معمولی علمی کاوش کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبول عطا فرمائے، اسے حضرت سید محمد مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اسلافِ کرام کے لیے ایصالِ ثواب کا ذریعہ بنائے، اور ہمیں ان بزرگوں کی سیرت، اخلاص، علم اور تقویٰ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

وصلى الله تعالىٰ علىٰ سيدنا محمد وآله وأصحابه أجمعين، والحمد لله رب العالمين۔

بتاریخ:

25 جولائی 2026 بمطابق 11 صفر المظفر 1448 رات 11 بجے عروس البلاد کراچی

احمدرضامغل